کیا بسم اللہ اور قرآنی آیات کو اعداد کی صورت میں لکھا جا سکتا ہے؟

تحریر: محمد اسماعیل محمدی

﴿یا أیها الذین آمنوا اتقوا الله وقولوا قولاً سدیداً﴾ (الأحزاب: ۷۰) ''اے مومنو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی (دوٹوک) بات کیا کرو''۔

اسلام ایک مکمل دین ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ہمیں زندگی گزارنے کے آداب بتائے ہیں، اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے مقدس فرامین کے ذریعے عملی نمونہ پیش کرکے ان کی مکمل وضاحت فرمادی ہے۔

۱۔ ان اسلامی آداب میں سے ایک ادب یہ بھی ہے کہ مسلمان اپنے ہر کام میں اللہ تعالیٰ کا نام لے۔ مسلمانوں کو ہر اہم کام بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ کیونکہ اس میں برکت ہوتی ہے۔ تحریر میں بھی جناب رسول اللہ ﷺ کی سنت یہی ہے کہ بسم الله الرحمن الرحیم سے شروع کیا جائے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے مختلف بادشاہوں اور سرداروں کو جو مکتوب مبارک تحریر فرمائے، ان سب میں بسم الله الرحمن الرحیم لکھی گئی۔ جیسا کہ احادیث مبارکہ کی کتابوں میں وہ خطوط مکمل طور پر درج کئے گئے ہیں۔

۲۔ کچھ لوگوں نے بسم الله الرحمن الرحیم کی بجائے (۷۸۶) کا ہندسہ اختیار کرلیا ہے اور عوام میں بھی یہی عدد رائج ہوگیا ہے۔ حالانکہ شریعت اسلامیہ میں اعداد کو کبھی الفاظ کا بدل تسلیم نہیں کیا گیا۔ البتہ یہود میں یہ چیز پائی جاتی تھی کہ وہ اعداد کو اہمیت دیتے اور حروف کو اعداد کے طور پر استعمال کرتے تھے۔ یہود و نصاریٰ میں ۷ اور چودہ کے عدد کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ اس لئے کہ ان کی مذہبی کتابوں میں ساتویں سال کو خاص اہمیت حاصل ہے اور ان کیلئے خاص احکام موجود ہیں۔ اس بناء پر حضرت عیسیٰؑ کے نسب نامہ کو ابراہیمؑ سے لے کر مسیحؑ تک چودہ چودہ ناموں کے تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ مسیحی علماء اس کی ایک وجہ یہ بتاتے ہیں کہ چودہ کا عدد سات کا دگنا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ لفظ داؤد جسے عبرانی زبان میں...... دود...... کی صورت میں لکھا جاتا ہے اس کے اعداد چودہ ہیں۔

دود	د	و	د

۴	۶	۴	۱۴

اس سے وہ یہ ثابت کرتے ہیں کہ عیسیٰؑ داوٗدؑ کے روحانی وارث ہیں۔

۳۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حساب جمل یعنی حروف واعداد کے بانی غیر مسلم اہل کتاب ہیں۔ مسلمانوں کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ حروف مقطعات جو سورتوں کے شروع میں ہیں اور الگ الگ حرف کر کے پڑھے جاتے ہیں ان کے متعلق کتب تفسیر میں یہ روایات موجود ہیں کہ یہود نے جب یہ حروف سنے تو ان کا خیال تھا کہ اس سے مراد مدت ہے کہ اس نبی کی نبوت اتنا عرصہ تک رہے گی۔ چنانچہ:

ا	ل	م	الم
۴	۳۰	۴۰	۷۱

ال م سن کر ایک یہودی عالم نے کہا کہ مسلمانوں کا نبی تو محض اکہتر سال تک باقی رہے گا۔ جب اسے بتایا گیا کہ قرآن میں ﴿الٓمٓصٓ﴾ بھی ہے تو اس نے کہا کہ ۱۶۱ سال ہو گئے۔

ا	ل	م	ص	الٓمٓصٓ
۱	۳۰	۴۰	۹۰	۱۶۱

پھر اسے بتایا گیا کہ قرآن مجید میں ﴿الٓرٰ﴾ بھی ہے تو اس نے کہا یہ تو اور زیادہ ہو گئے:

ا	ل	ر	الٓرٰ
۱	۳۰	۲۰۰	۲۳۱

پھر جب اس کے سامنے ﴿المر﴾ پیش کیا گیا تو اور زیادہ پریشان ہو گیا۔ کیونکہ یہ (۲۷۱) بنتے ہیں۔ آخر کہنے لگا کہ مسئلہ الجھ گیا ہے۔ ہمیں معلوم نہیں ان کا کیا مقصد ہے؟ (جبکہ ان حروف کی حقیقت کو اللہ ہی بہتر جانتے ہیں، اور یہی مؤقف درست اور حقیقت پر مبنی ہے۔)

۴۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حروف اور اعداد کو ایک دوسرے کا بدل قرار دینے کا تصور یہودیوں کی طرف سے آیا ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔ علاوہ ازیں مسلمانوں کی روزمرہ زندگی میں بھی اعداد کو الفاظ کا بدل سمجھنے کا تصور موجود نہیں۔

اگر کسی کا نام انور ہے تو اس کو ۲۵۷ صاحب کہہ کر نہیں بلایا جاتا۔ نہ قریشی صاحب ۶۲۰ کہلانا پسند کریں

گے۔اگر مولانا صاحب کی بجائے ۱۲۸ صاحب کہہ دیا جائے تو مولانا یقیناً ناراض ہو جائیں گے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مقدس نام کے ساتھ یہ سلوک کیا جائے؟

۵۔ اس کے علاوہ ایک عدد ضروری نہیں کہ ایک ہی عبارت کو ظاہر کرے۔ بلکہ ایک سے زیادہ عبارتوں کے مجموعی عدد کے بھی مساوی ہو سکتا ہے۔ مثلاً یہی عدد ۷۸۶ جسے بسم اللہ الرحمن الرحیم کا بدل قرار دیا جاتا ہے۔ ہندوؤں کے معبود کرشن کے نعرہ (ہرے کرشنا) کے اعداد کا مجموعہ بھی ہے۔

بسم

بسم	م	س	ب
۱۰۲	۴۰	۶۰	۲

اللہ

اللہ	ہ	ل	ل	ا
۶۶	۵	۳۰	۳۰	۱

الرحمن

الرحمن	ن	م	ح	ر	ل	ا
۳۲۹	۵۰	۴۰	۸	۲۰۰	۳۰	۱

الرحیم

الرحیم	م	ی	ح	ر	ل	ا
۲۸۹	۴۰	۱۰	۸	۲۰۰	۳۰	۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۷۸۶

ہری کرشنا	ا	ن	ش	ر	ک	ی	ر	ہ
۷۸۶	۱	۵۰	۳۰۰	۲۰۰	۲۰	۱۰	۲۰۰	۵

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اگر اعداد الفاظ کا بدل ہیں تو کیا ہم اپنے معاملات میں ان کا اس لحاظ سے

استعمال قبول کر سکتے ہیں؟ ایک شخص آپ سے کوئی واقعہ بیان کرتا ہے آپ سمجھتے ہیں کہ وہ اس میں جھوٹ بول رہا ہے آپ اسے کہتے ہیں اللہ کی قسم کھاؤ۔ وہ کہتا ہے چھیاسٹھ کی دوسو میں سچ کہہ رہا ہوں۔ کیا آپ تسلیم کرلیں گے اس نے اللہ کی قسم کھائی ہے؟ لہٰذا اس کی بات پر اعتبار کرلیا جائے؟ اسی طرح نکاح کے موقعہ پر دولہا کہے میں نے ۱۳۸ کیا تو یہ تسلیم کیا جائے گا؟ کہ اس نے قبول کرلیا؟ لہٰذا نکاح منعقد ہوگیا یا کوئی اپنی بیوی سے کہے جا تجھے ۱۴۰ ہے تو کیا اسے طلاق سمجھا جاسکتا ہے؟ یقیناً کوئی سمجھدار آدمی اس منطق کو قبول نہیں کرسکتا۔

۷۔ پھر کیا وجہ ہے کہ جس چیز کو اپنے لئے پسند نہیں کرتے اسے اللہ تعالیٰ کے مقدس نام کیلئے اور جناب رسول اللہ ﷺ کے اسم مبارک کیلئے پسند کریں۔ ایک مومن کیلئے اس کا تصور بھی ناقابل قبول ہے۔

ایک شبہ کا ازالہ: کہا جاتا ہے کہ ۷۸۶ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی جگہ اس لئے لکھتے ہیں، تاکہ اللہ کے پاک نام کی بے حرمتی نہ ہو۔ کاغذ پر اللہ کا نام لکھا ہوا ہو تو اسے ادب سے رکھنا چاہیے۔ لیکن ۷۸۶ لکھا ہو تو اس قدر احتیاط کی ضرورت نہیں۔

ان حضرات کی اس بات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے خیال میں ۷۸۶ بسم اللہ کا بدل نہیں ہے۔ اسی لیے اس کا احترام کرنا ضروری نہیں۔ ورنہ اگر عدد بھی بسم اللہ ہی ہے تو اس کا احترام بھی اسی طرح ضروری ہے۔

عجیب بات ہے کہ ۷۸۶ کا عدد بسم اللہ کا نعم البدل صرف تحریر میں سمجھا جاتا ہے زبان سے بولنے میں نہیں۔ ورنہ کھانا کھاتے ہوئے بھی ۷۸۶ پڑھ کر کھانا شروع کردیا جائے اور تلاوت کرتے ہوئے بھی اس سہولت سے فائدہ اٹھایا جائے، اور اگر نماز کے اذکار کے اعداد نکال لئے جائیں تو بڑی آسانی سے جھٹ پٹ نماز سے فراغت حاصل ہوسکتی ہے۔

لہٰذا قارئین سے گذارش ہے کہ وہ ۷۸۶ کا عدد استعمال کرنے کے بجائے اللہ تعالیٰ کا مبارک نام اور مکمل بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا کریں۔ تاکہ وہ یہود ونصاریٰ کی نقل سے بچتے ہوئے اللہ کے نام کی برکتوں سے فیض یاب ہوسکیں۔ ﴿یا أیھا الذین امنوا ان تنصروا اللہ ینصر کم ویثبت أقدامکم﴾ ”اے اہل ایمان! اگر تم اللہ (یعنی دین) کی مدد کروگے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا، اور تمہارے قدم جمادے گا“۔

(بصد شکریہ: ماہنامہ مجلّہ ”تنویر الھدیٰ“ ڈسکہ)